بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۶ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج آٹھ بجے صبح بذریعہ کار راجپورہ متصل پھیروچیچی تشریف لے گئے۔ شام کو واپس تشریف لے آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ اور چیش کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ ام ناصر صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو ضعف قلب کی تکلیف ہے نسبتاً کمی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے

پنجاب گورنمنٹ کی توجہ کے لئے

گجرات سے اطلاع مظہر ہے کہ سشن جج صاحب نے حکیم عبد اللطیف صاحب عارف کی درخواست ضمانت منظور کر لی ہے۔ اور وہ رہا ہو گئے ہیں۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے خلاف ابھی تک عدالت میں کوئی چالان پیش نہیں ہوا کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے ان کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت محض شبہ کی بناء پر زیر حراست رکھا ہوا ہے۔ اور وہ دو ہفتہ سے زیادہ عرصہ سے حوالات کی کوٹھڑی میں بند زمین پر پڑے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ پہلے آٹھ دس روز تک پولیس نے ان کو دودھ تک استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی

عبد اللطیف صاحب عارف کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ ۸ اپریل کو سشن کورٹ میں ان کی ضمانت کے لئے درخواست پیش ہوئی سشن جج صاحب نے سماعت کے لئے ۹ تاریخ مقرر کی۔ مگر اس روز سرکاری وکیل نے عدم تیاری کا عذر پیش کیا۔ اس لئے عدالت نے ۱۰ تاریخ مقرر کر دی۔ اور اس روز وکلاء کی بحث سنکر ضمانت کی درخواست منظور کر لی۔ کہا جاتا ہے کہ اس روز جب ضمانت کے کاغذات برائے تصدیق ڈپٹی کمشنر صاحب کے پیش کئے گئے۔ تو انہوں نے یہ معاملہ تیسرے روز پر ملتوی کر دیا۔ کیونکہ اگلے روز اتوار کی تعطیل تھی۔ دو شنبہ کو جب پھر یہ معاملہ پیش ہوا۔ تو تب بھی اس میں کافی دیر لگی۔ اور چار بجے شام حکم حاصل کرکے ضمانت کی تصدیق کرائی جا سکی۔ اور وہ اس طرح اکیس روز تک حوالات میں بند رہنے کے بعد باہر آئے۔ اس قید و بند نے ان کی صحت پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ تنہائی اور بے بسی کی حالت میں بالکل نڈھال ہو گئے تھے۔

بہر حال خادم صاحب تا حال پولیس کی حراست میں ہیں۔ اور اتنے روز گزرنے کے باوجود ان کا معاملہ عدالت کے سامنے نہیں لایا گیا۔ اور نہ ہی انہیں ضمانت پر رہا کیا گیا ہے جیسا کہ پہلے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ان کی اور حکیم عارف صاحب دونوں کی طرف سے پہلے عدالت ماتحت میں ضمانت کی درخواستیں دی گئی تھیں جو نامنظور ہو گئیں۔ یہ حالات ایسے ہیں۔ کہ افسران بالا کو ان کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب حالات حکومت کی شہرت کو خراب کرنے والے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اب کہ یہ تمام واقعات اچھی طرح افسران بالا کے گوش گزار ہو چکے ہیں۔ وہ اس معاملہ کو مزید معرض التواء میں نہیں ڈالیں گے۔ اور فوری طور پر اس طرف توجہ فرما کر ناکردہ گناہ شہریوں کے مصائب اور مشکلات کا خاتمہ کریں گے۔

احمدیہ آئرن فیکٹریز کے متعلق پیشگوئی

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

لوہے کے کارخانے کھلے ہیں کئی جدید | اور قادیاں کے لوگ مناتے ہیں اس پہ عید
احمد کو بھی تو حضرت داؤدؑ کی طرح | الہام یہ ہوا تھا۔ اَلَنَّا لَکَ الْحَدِیْد

ترجمہ: ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ اس وقت قادیان میں ایک درجن لوہے کی فیکٹریاں ہیں۔

دار العلوم دیوبند کی حالت زار

مندرجہ بالا عنوان سے معاصر "شہباز" ۲ اپریل لکھتا ہے۔ کہ "دیوبند کے دینی دار العلوم کی حالت کئی قسم کی بدنظمیوں اور اندرونی خرابیوں کے باعث بہت تباہ ہو رہی ہے۔۔۔ دیوبند کی تعلیمی مذہبی اور انتظامی کیفیات اور بھی ناگفتہ بہ ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔ اس خرابی کی ابتدا جو اس دار العلوم کی تباہی پر منتج ہوتی نظر آ رہی ہے۔ سال گزشتہ کانگرس کی تحریک عمومی سے ہوئی۔ جس میں بعض طلباء نے اپنے ہاں کے قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر حصہ لیا۔ مہتمم اعلےٰ نے ان طلباء کو خارج کر دیا۔ مہتمم صاحب کا یہ آئینی فعل مجلس شوریٰ کے ان ارکان کو ناگوار گزرا جو کانگرسی رجحانات کے مالک تھے۔ انہوں نے طرح طرح کی ریشہ دوانیاں کرکے اور غیر آئینی اقدامات کرکے نہ صرف ان خارج شدہ طلباء کو از سر نو داخل کرا کے ہی دم لیا۔ بلکہ مہتمم صاحب کے درپئے آزار بھی ہو گئے۔ ان کے اختیارات جو بہ کام چلانے کے کفیل تھے سلب کر لیا گیا۔ طلباء اور اساتذہ کی اس پارٹی بازی نے اوائل مارچ میں بہت سنگین صورت اختیار کی۔ اور ۶ مارچ کو ایک جلسہ میں ہنگامہ بھی برپا ہوا۔۔۔۔۔۔ دار العلوم کو زبردست تباہی کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور ایسا نظر آتا ہے کہ آئندہ اس دار العلوم کا مقصد محض مستند عالمان دین پیدا کرنے کے بجائے ایسے مولوی بنانا ہو گا۔ جو کانگرس کے نقیب اور مبلغ ہوں"۔

معاصر "انقلاب" ۹ اپریل نے بھی اسی نوع کا ایک شذرہ لکھا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ "دار العلوم میں فاحش ابتری رونما ہو رہی ہے۔ اور خطرہ ہے کہ کہیں یہ بدنظمی وابتری کا شکار نہ ہو جائے"

ان حالات پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ ایسی درسگاہوں اور ان میں تعلیم پانے والے لوگوں سے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کی امیدوں کو وابستہ کرنے والے مسلمانوں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب ان کے مذہبی علماء کی یہ حالت ہے۔ اور ان کے رجحانات

پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام صاحب پر بعض اعتراضات کے جواب

پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا پورا ہونا خدا تعالیٰ کا ایک ایسا زبردست جلالی نشان ہے۔ کہ جو نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ پچھلے دنوں جب قادیان میں آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ تو منتظمین کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ اس نشان کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مضمون کا خاص طور پر جواب دیا جائیگا۔ یہ اعلان احمدیوں کی آبادی میں خاص طور پر ایک سے زیادہ مرتبہ کرایا گیا۔ لیکن کسی لیکچرار نے بھی اس مضمون کے متعلق لب کشائی نہ کی۔ ہاں اس پیشگوئی پر چند غیر متعلق اعتراضات کئے گئے۔ چونکہ آریہ دوستوں سے گفتگو کرتے وقت یہ اعتراضات احباب کے سامنے بھی آسکتے ہیں۔ اس لئے مختصراً ان کا جواب شائع کر دینا مناسب ہے۔

پہلا اعتراض یہ کیا گیا۔ اور اسپر خاص زور دیا گیا تھا۔ کہ ہمارے دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کو "لیکھو" کہا جاتا ہے۔ جو ہمارے لئے دلآزار بات ہے۔ اس بارہ میں یہاں تک کہا گیا۔ کہ اس طرح پنڈت جی کا نام لینا خلافِ تہذیب امر ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک دو اشعار میں پنڈت جی کا ذکر کرتے ہوئے "لیکھو" کہا ہے مگر ہتک کے طور پر نہیں۔ بلکہ محض ضرورت شعری کے ماتحت ایسا ہوا ہے۔ اور وہ بھی اس بنا پر کہ ان کے دھرم ویر کا نام آریہ سماج پشاور کے پریذیڈنٹ ہونے تک "لیکھو" تھا۔ اور اُسوقت انہیں لیکھرام نہیں بلکہ لیکھو کہا جاتا تھا۔ چنانچہ آریہ سماج کے مشہور اور مسلمہ لیڈر سوامی شردھانند جی زمانۂ قیام پشاور کا حال لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ کہ "لیکھو مہاشے اُس وقت شہر پشاور میں مائی رنجی کی دھرمسالہ کے اندر رہتے تھے۔ اُس جگہ آریہ سماج کے ہفتہ وار نہیں بلکہ روزانہ اجلاس ہونے لگے۔ نہ کوئی نوٹس لگایا جاتا۔ اور نہ ڈھنڈورا پٹوایا جاتا۔ ویدک دھرم کا سپاہی لیکھو اپنے تین چار دوستوں کو سمجھانے بیٹھتا۔ پانچ میں چار دوستوں کو تو سمجھا لیا اور وہ خود خدا (ہمہ اوستی) کہلانے سے نادم ہو کر حقیقی معبود کی پناہ میں آگئے۔ لیکن پانچواں کٹر ہمہ اوستی تھا جس نے لیکھو کو بھی ہمہ اوست کا پہلے سبق پڑھایا تھا جب وہ کسی طرح بھی قابو میں نہ آیا۔ تو لیکھو سے لیکھرام بنے ہوئے دوست نے کہا کمبخت! تیری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ تب بھی ہماری خاطر سے ہی آریہ بن جا۔ متر منڈل (حلقۂ احباب) تو نہ ٹوٹے گا۔" یہ اپیل کارگر ہوئی اور پانچوں نے مل کر پھر کام کرنا شروع کیا۔"

(سوانحعمری پنڈت لیکھرام ہندی صفحہ ۲۳)

جب سوامی شردھانند انہیں لیکھو لکھتے ہیں اور ساتھ ہی بتلاتے ہیں۔ کہ اس وقت وہ لیکھو کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دو اشعار میں لفظ "لیکھو" کے استعمال کا اعتراض سراسر بیجا ہے۔ یہی نہیں۔ اور بھی سُنیئے۔ اور اس سے واضح تر بیان سنئے۔ یہی سوامی صاحب اپنی اسی کتاب میں ایک دُوسری جگہ لکھتے ہیں۔ کہ "لیکھرام نے خط وکتابت کر کے رشی (دیانند) کی تصانیف کو منگوایا اور سمت ۱۹۳۷ کے اخیر میں ہی پشاور میں آریہ سماج قائم کی۔ آریہ سماج تو قائم ہوگئی۔ مگر اُسکی حد اُس لیکھرام سے باہر نہ تھی۔ جس کو مرنے کے وقت دھرم کی مورتی مانا گیا۔ اور جس کے نام کے ساتھ لگنے سے لفظ "پنڈت" بھی معزز بنگیا انہیں اُسوقت "لیکھو" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ . . . . اپنا آپ نچھاور کرنیوالے لیکھرام بھی "لیکھو" سے لیکھرام اور پھر دھرم ویر پنڈت لیکھرام بن گئے۔" (از صفحہ ۲۳)

گویا بقول سوامی صاحب جب آریہ سماج پشاور کے صدر ہونے کے زمانہ تک "اُنہیں اُسوقت لیکھو کہہ کر پکارا جاتا تھا" تو پھر ایسی صاف اور واضح اور وزنی شہادات کی موجودگی میں یہ کہنے کی کس طرح جرأت کیجا سکتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے "دھرم ویر" کا نام بگاڑ کر ان کی ہتک کی۔ اسی سلسلہ میں یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے۔ کہ "مرزا صاحب کی الہامی اور قدیمی ایک غلطی یہ بھی ہے کہ پنڈت جی کو پشاوری لکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ پشاوری نہ تھے۔ سید پور ضلع جہلم میں ان کا جنم ہوا تھا۔ اور بود و باش کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں رہی ہے۔ پھر پشاوری کیسے؟" (شہادت حقانی رکذب کرشن قادیانی صفحہ ۲۰۱۹)

اول تو یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں کسی جگہ پنڈت لیکھرام صاحب کو لیکھرام پشاوری کہا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آریوں کے "دھرم ویر" ابتدائی عمر میں کہوٹہ ضرور رہے۔ مگر بلوغت میں قدم رکھتے ہی وہ اپنے چچا گنڈا رام صاحب کے پاس پشاور چلے گئے۔ جہاں نہ صرف تعلیم حاصل کی۔ بلکہ ایک عرصہ تک پولیس میں ملازم رہے۔ اور سب سے پہلے پشاور ہی میں انہیں سوامی دیانند جی اور آریہ سماج سے تعلق ہوا۔ اور پشاور میں آریہ سماج بھی انہوں نے ہی قائم کی۔ اور کئی برس تک آریہ سماج پشاور کے صدر رہے۔ اس زمانہ میں انہیں عام طور پر پشاوری ہی کہا جاتا تھا۔ بلکہ پشاور سے چلے آنے پر بھی انہیں پشاوری کہا جاتا تھا۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر انہیں لیکھرام پشاوری لکھ دیا تو کونسی قباحت لازم آگئی؟ اس بارہ میں آریہ سماج کے ایک مشہور اور چوٹی کے لیڈر سوامی شردھانند صاحب کی شہادت ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے۔

(۱) "جن (آریہ) سجنوں کو گوشت خوری مرغوب تھی۔ اور جو اس سے قوم میں زندگی کی رُوح پھُونکنا ممکن سمجھتے تھے۔ وہ (آریہ سماج کی کالج پارٹی کے ممبر) اکثر پنڈت لیکھرام کو "پشاوری غنڈا" کا خطاب دیتے تھے۔"

(سوانحعمری لیکھرام ہندی صفحہ ۹۷)

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ پنڈت جی کی ایک تقریر کا اثر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جو کلچرڈ مہاشے (آریہ سماج کی ماس پارٹی کے ممبر) پنڈت لیکھرام کو لٹھ باز اور پشاوری غنڈہ کہہ کر اور لکھ کر آریہ مسافر سے نفرت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی اس غیر معمولی تقریر پر موقع بہ موقع شادمانی کا اظہار کیا۔" (از صفحہ ۱۳۳)

اسی پر اکتفا نہیں۔ بلکہ اس امر کا اقبال خود پنڈت صاحب کی زبان سے بھی سن لیجئے۔ جناب پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وئید موجد امرت دھارا لاہور پنڈت لیکھرام صاحب کی جرأت کا حال بیان کرتے ہوئے اپنا ایک چشمدید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ "ایک دفعہ پنڈت جی کا امرتسر میں لیکچر ہوا جس کے سننے والے زیادہ تر مسلمان تھے۔ جب لیکچر ختم ہوگیا۔ تو اُس وقت بعض نے یہ خیال کیا۔ کہ ممکن ہے آج کوئی فساد ہو جائے مگر جس وقت یہ بات پنڈت صاحب نے سُنی تو "وہ بے خوف دل دہوم" کے اندر گھسے۔ ہم نے پرارتھنا (عرض) کی کہ ذرا ٹھہر جائیے۔ کئی لوگ از حد غصے میں ہیں۔ مبادا کوئی بات ہو جائے۔ ان لوگوں کو جگہ خالی کرنے دیجئے۔ پھر ہم چلتے ہیں (اسپر) پنڈت جی نے کہا۔ میں بھی تو پشاوریہ ہوں آؤ دیکھیں کون ہاتھ لگاتا ہے۔"

(رسالہ آریہ مسافر جالندھر جلد ۸ نمبر ۹ صفحہ ۱۱)

امید ہے۔ اس سے معترضین کا اطمینان ہو جائے گا۔ باقی اعتراضات کا جواب انشاء اللہ آئندہ دیا جائے گا +

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

بائیبل کے غیر مکمل صحیفے

نصاریٰ کا یہ دعویٰ ہے کہ بائیبل کامل اور مکمل کتاب ہے۔ اور ہمیشہ سے محفوظ چلی آتی ہے لیکن اگر بنظرِ تحقیق دیکھا جائے تو یہ دعویٰ سراسر باطل نظر آتا ہے۔ دُور جانیکی ضرورت نہیں۔ بائیبل کے صحیفے ہی اپنے غیر الہامی اور غیر محفوظ ہونیکی شہادت دے رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں سے کئی ایک صحیفے غیر مکمل اور ادھوری حالت میں ہیں۔ ذیل میں ایک ناقابلِ تردید ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ موجودہ بائیبل ہرگز ہرگز کامل مکمل اور محفوظ کتاب نہیں۔ سلاطین ۱ باب ۴ آیت ۲۹ تا ۳۴ میں لکھا ہے "خداوند نے سلیمان کو دانش اور نہایت تیز فہم دیا اور دل کی وسعت ریت کی طرح جو سمندر کے کنارہ پر ہے . . . اس نے تین ہزار تمثیلیں کہیں اور اسکی غزلیں ایکہزار پانچ تھیں . . . الیٰ آخر۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا یہ تمثیلیں اور غزلیں بائیبل میں محفوظ ہیں۔ اسکے لئے علمائے بائیبل کا ناطق فیصلہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ چنانچہ کیتھولک بائیبل میں محولہ بالا آیات کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی تین ہزار تمثیلیں اور ایک ہزار پانچ غزلیں "یہ سب کھوئی گئیں سوائے اس حصہ کے جو امثال کی کتاب ہے اور اسکی خاص نظم جو نشید الاناشید (غزل الغزلات) کہلاتی ہے۔"

(کیتھولک بائیبل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹)

مندرجہ بالا صراحت سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ علمائے بائیبل کو خود اعتراف ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امثال اور غزلات کا ایک بہت بڑا حصہ گم ہو چکا ہے۔ چند ایک تمثیلیں باقی رہ گئی ہیں جو بائیبل میں "امثال" کی کتاب کی صورت میں موجود ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ "امثال" اور غزل الغزلات بالکل ناکمل صحیفے ہیں [illegible] ہے۔ (خاکسار عبدالقادر [illegible])

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

شام چوراسی ضلع ہوشیارپور۔ باوجود مخالفت کے ۱۳ مارچ کو مولوی محمد حسین صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب نے تقاریر کیں۔ رات کو بھی لیکچر ہوئے۔ ۱۴ مارچ کو خاکسار نے مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر مولوی محمد حسین صاحب نے وفات مسیح و اجرائے نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ پر اور ملک محمد عبداللہ صاحب نے سیرۃ النبیؐ پر تقریریں کیں۔ جس میں بیرونی احمدیوں کے علاوہ ہنود بھی بکثرت شریک ہوئے

ضلع گجرات و ضلع سیالکوٹ۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۱۹ فروری کو مرکز سے روانہ ہو کر گجرات پہنچا۔ خطبہ جمعہ میں اتحاد اور نظام کی پابندی چندوں کی ادائیگی۔ احمدیہ کمپنی میں بھرتی اور تربیتی امور کی طرف احباب کو متوجہ کیا۔ شیخ پور میں جا کر ایک تقریر کی۔ شادیوال میں خطبہ جمعہ پڑھا۔ گجرات، وزیر آباد، سیالکوٹ وغیرہ میں صبح و شام بذریعہ درس و تدریس بھی تربیت و تعلیم جماعت کا کام کیا گیا۔ چونڈہ تین دن کے قیام میں تربیت و اصلاح اور درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۹ مارچ کو بدوملہی آیا۔ درس دیا۔ اور گھٹیالیاں پہنچا۔ جہاں جمعہ پڑھایا۔ اصلاحی تربیتی اور پابندی نظام وغیرہ کے متعلق توجہ دلائی گئی۔ مردوں کے علاوہ عورتوں میں بھی درس دیا جاتا رہا۔ دینی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ ایک خطبہ جمعہ میں باہمی صلح و اتفاق کی تلقین کی گئی۔ ۳ اپریل کو بدوملہی واپس آیا۔ پیغامیوں سے مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی اختر حسین صاحب کے مقابل ختم نبوت پر مباحث تھے۔ بفضلہ پبلک پر اچھا اثر رہا۔ اور حاضرین کو بخوبی معلوم ہو گیا۔ کہ غیر مبائعین مغالطہ کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ بدوملہی سے اب لاہور آ گیا ہوں۔

ضلع جالندھر۔ عبداللطیف صاحب اوڑ سے راقم ہیں کہ ۱۸ جنوری کو بعد دوپہر جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور ضرورت امام پر عام فہم اور موثر تقریر کی۔ گیانی واحد حسین صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر پُراثر لیکچر دیا۔ سامعین نے آئندہ بھی ایسے لیکچر سننے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ جلسہ کے علاوہ مبلغین نے انفرادی تبلیغ کے ذریعہ پیغام حق پہونچایا۔

سٹروعہ۔ بشارت علی خان صاحب لکھتے ہیں ۲۱ فروری کو مولوی محمد حسین صاحب و گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائے۔ ایک قریبی گاؤں میں جا کر سکھوں کو تبلیغ کی۔ سٹروعہ میں تین تقاریر کیں۔

مالابار۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری لکھتے ہیں۔ کہ فروری میں کنانور اور پینگاڑی میں قیام کر کے دس تربیتی درس دیئے۔ بڑاگرا میں ایک مخالف سے دو گھنٹے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ الفضل کا ترجمہ احباب کو سنایا گیا۔ ایک شخص نے بفضلہ تعالےٰ بیعت کی۔ مارچ میں ۱۲ لیکچر اور نو درس دیئے۔ تین مضامین رسالہ ستیہ دوتن کے لئے تحریر کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دو تقریریں کیں۔ خطبہ ہائے جمعہ کے ذریعہ جماعت کی تربیت و اصلاح کی گئی۔ دیگر نظارتوں کے کام میں تعاون کیا گیا۔ تبلیغ بھی کی جاتی رہی۔ خدا کے فضل سے ایک شخص بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوا

سانڈھن۔ مولوی بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں ۱ تا آخر مارچ سانڈھن میں روزانہ دعوۃ الامیر کا درس دیا گیا۔ انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔ بچوں کو سبق پڑھایا جاتا رہا۔ تین خطبات جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات سنائے۔ تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ قاضی منظور احمد صاحب نے مختلف مواضعات کا دورہ کر کے پیغام حق پہونچایا۔

مین پوری۔ مولوی فضل الدین صاحب لکھتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں میں دو تقریریں کیں۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سہارن پور میں تین دن درس قرآن دیا گیا۔ پھر بریلی گیا جہاں "عشرہ وصیت" کی تحریک کی گئی۔ بیس اشخاص نے وصایا کیں۔ شاہجہانپور لودھی پور، اور اودھے پرگٹیاں کا دورہ کیا۔ ہر جگہ مردوں اور عورتوں میں درس قرآن دیا اور تبلیغ و تربیت کا کام کیا۔ بریلی میں خدام کے جلسہ اور سیرت النبی کے جلسہ میں شریک ہوا۔ غیر احمدیوں میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک مقام پر غیر احمدیوں کے ایما پر تقریر کی۔

سرگودھا۔ چودھری فضل احمد صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں۔ ۱۰ مارچ تک مولوی عبدالغفور صاحب شیخ عبدالقادر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب پر مشتمل وفد نے اور بعدہٗ مولوی عبدالغفور صاحب و مولوی چراغ الدین صاحب نے کام کیا۔ ۲۴ فروری سے ۲۱ مارچ تک ۸ جماعتوں کے زیر اہتمام تقاریر کیں۔ اور تبلیغی تبادلۂ خیالات کیا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا بھی معاون رہے اور تقریریں کیں۔ ۶ اور ۹ مارچ کو میلہ مویشیاں کی تقریب پر عیسائیوں نے حسب معمول ڈیرہ جمایا۔ احمدی مبلغین بھی وہاں پہنچے اور ان سے بات چیت کی۔ تمام پبلک پر احمدی علماء کا بہت اچھا اثر رہا۔

گیانی صاحب کی سکھ مسلم اتحاد پر تقریر نے غیر مسلموں پر خاص اثر کیا۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں اختلافی مسائل پر احمدی مبلغین نے تبادلہ خیالات کیا۔ اس عرصہ میں آٹھ اشخاص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللھم زد فزد

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۶۵۷۹۔ منکہ ظہور احمد باجوہ ولد چودھری شیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۳ جنوبی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا حال دہلی صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۱۹۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میں جنرل ہیڈ کوارٹر گورنمنٹ آف انڈیا میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۶۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اور اگر جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ظہور احمد بقلم خود دہلی۔ گواہ شد شیر محمد صاحب چک ۳۳ جنوبی۔ گواہ شد علی بخش پریذیڈنٹ۔ انجمن احمدیہ چک ۳۳ جنوبی۔ گواہ شد عبدالسلام عفی عنہ دفتر ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔

ماہواری رپورٹ سکرٹریان امور عامہ

نظارت ہذا کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ کو فرائض سکرٹریان امور عامہ اور فارم رپورٹ ماہانہ بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اب تک بہت ہی کم جماعتوں کی طرف سے رپورٹ کارگذاری موصول ہوئی ہے۔ مہربانی کر کے سکرٹریان امور عامہ اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور ماہوار رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک آجانی چاہئیں۔ جن جماعتوں کو یہ فارم اب تک نہ ملے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ تا ان کو بھجوائے جا سکیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

قائدین و زعمائے کرام

آئندہ ہمارا سہ ماہی امتحان۔ اس امتحان کے لئے نصاب اور امتحان کی تاریخ کی اطلاع الفضل کے متواتر اعلانات کے ذریعہ آپ سب کو ہو چکی ہے۔

ہمارے ان امتحانوں کی اہمیت۔ ان کے لئے موجودہ نصاب کے مقرر کرنے کی ضرورت اور خدام کی آئندہ ان امتحانات میں کثرت سے شمولیت کا آپ کو پورا احساس ہوگا۔

اس بارہ میں مرکز کی مساعی۔ آپ قائدین و زعماء کرام کا تعاون۔ خدام کی دلچسپی ہی متحدہ طور پر کامیاب نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ میں سے بہتوں نے ابھی تک اس ذمہ واری کو ادا نہیں کیا۔ خدام کو پورے زور کے ساتھ تحریک فرمائیں اور اس اعلان کے مطالعہ کے ایک ہفتہ کے اندر امیدواروں کی فہرستیں مرتب کر کے دفتر میں ارسال فرما دیں۔ جو خدام امتحان میں شامل نہ ہو سکیں ان کے اسماء معہ وجوہ فہرست کی صورت میں علیحدہ ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مہتمم تعلیم [illegible]

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے دعاء اور صدقہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی تحریک پر جماعت احمدیہ دانجی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کے علاوہ ایک بکرا قربانی دیا۔ نے امداد غرباء کے لئے قادیان بھیجا اور جماعت احمدیہ بشیر آباد سندھ نے تین بکرے صدقہ کیا۔ اور دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و درازیٔ عمر عطاء کرے۔ آمین

کس کی رقم ہے

جالندھر چھاؤنی سے ایک صاحب نے پانچ روپیہ مد مساکین کے واسطے بھیجا ہے۔ مگر ان کا ایڈریس محفوظ نہیں رہا۔ براہ مہربانی اطلاع دیں۔ تا کہ ان کے نام پر رقم جمع کرا کر رسید بھیجی جائے۔

مفتی محمد صادق

عہدہ میں ترقی

خواجہ محمد عثمان صاحب احمدی اپر ڈویژن اسسٹنٹ C.A.O.C. کو سولین گزیٹڈ آفیسر کا عہدہ دیا گیا ہے۔ آپ آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ کے سب سے پہلے احمدی ہیں۔ جن کو یہ عہدہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار مرزا محمد حسین از جبل پور

درخواستہائے دعا

(۱) چودھری مظفر الدین صاحب مبلغ بنگال کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۲) مولوی عبد الواحد صاحب مدیر اعلیٰ "اصلاح" کشمیر کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز ان کا بھانجہ محمد اقبال بعارضہ تپ دق بیمار ہے (۳) سید ولایت شاہ صاحب پنشنر قادیان بعارضہ درد نقرس بیمار ہیں (۴) صوبیدار عبد القیوم صاحب راولپنڈی کی حل مشکلات کے لئے دعا کی جائے (۵) محمد یوسف صاحب چکوالی کو ناک میں تکلیف ہے۔ (۶) سیٹھی خلیل الرحمن صاحب قادیان کی بھتیجی نسیم اختر صاحبہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۷) غلام محمد صاحب پرتانوالی ضلع سیالکوٹ بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہیں۔ اور بعض مشکلات در پیش ہیں (۸) شریف احمد ابن محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں بیمار ہے (۹) ملک صلاح الدین صاحب ابن ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور امرتسر کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۱۰) شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قادیان بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ ان سب کی صحت و عافیت کیلئے دعا کی جائے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ اپریل۔ انگریزی طیاروں نے دو ماہ کے بعد اٹلی کی ایک اہم بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اس حملہ کے لئے انہیں الپس کے پہاڑوں پر سے گذر کر تیرہ سو میل کا سفر طے کرنا پڑا۔ شمال مغربی جرمنی پر بھی زور کے حملے کئے گئے۔ ان حملوں کے بعد صرف تین طیارے واپس نہیں آسکے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ ٹیونیشیا میں آٹھویں فوج کے اگلے دستے سوس سے آگے نکل چکے ہیں۔ پہلی فوج کے دستے بھی قیروان سے شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ماسکو ۱۴ اپریل۔ ڈونٹیز کے دریائی مورچہ کو توڑنے کے لئے جرمن حملہ ناکام کر دیا جائیگا۔ دشمن کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

دہلی ۱۴ اپریل۔ اراکان کے محاذ پر جاپانی دستوں نے برطانی چوکیوں میں گھسنے کی کوشش کی مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ مایو کے پہاڑی ٹیلہ پر جاپانی چوکیوں پر بم باری کی گئی۔

دہلی ۱۴ اپریل۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا جلسہ ختم ہوا۔ حضور وائسرائے نے صدارت کی۔ کمانڈر انچیف نے لڑائی کی حالت پر ریویو کیا۔ ملک میں سٹینڈرڈ کلاتھ کی تیاری اور تقسیم کی تجاویز پر غور کیا گیا۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریلین بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل بلیمی نے اخباری نمائندوں کے سامنے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ جاپان نے اپنے اول درجہ کے ۲ لاکھ سپاہی اور بھاری تعداد میں ہوائی جہاز آسٹریلیا کے شمال میں جمع کر لئے ہیں۔ اور وہ اس فوج کی مدد سے کسی وقت حملہ شروع کر سکتا ہے۔ یہ فوجیں جزیرہ ارد کے ساتھ پھیلی ہوئی ہیں۔ آئندہ ہونے والی جدوجہد ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھے گی۔

ملبورن ۱۳ اپریل۔ ایک تازہ براڈ کاسٹ میں وزیر اعظم آسٹریلیا نے کہا۔ کہ اس وقت ہمارے ملک کی ۷۰ فیصدی آبادی جنگی سرگرمیوں میں مکمل حصہ لے رہی ہے۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ شمالی افریقہ کی لڑائی کے متعلق سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ پچھلے بیس دنوں میں اتحادی ہوائی جہازوں نے محوریوں کے اڈوں اور فوجوں پر چالیس لاکھ بم گرائے۔ اور قریباً ۳۰۸ ہوائی جہاز تباہ کئے۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت حضور وائسرائے نے ایک نیا محکمہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو صنعتی کارخانوں اور شہریوں کو ضروری سامان مہیا کرنے کا انتظام کریگا۔ لڑائی کے دنوں میں ہندوستانی صنعتوں کی ترقی کے پیش نظر اس کا قیام ضروری سمجھا گیا ہے۔ تا امن کے زمانہ میں بھی صنعتیں ترقی کر سکیں۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل جاپانی طیاروں کے ایک زبردست دستہ نے ملن کی کھاڑی پر حملہ کیا۔ امریکن طیاروں نے چھ بار کسکا پر حملہ کیا۔ ہوائی اڈوں کی بیٹریوں اور توپوں کی چوکیوں پر بم باری کی۔

ماسکو ۱۵ اپریل۔ کل سمالنسک کے مورچہ پر مقامی لڑائی ہوتی رہی۔ روسیوں نے یہاں اپنے مورچے مضبوط کر لئے ہیں۔ ایک روسی دستہ دشمن کی صفوں کے پیچھے جا پہنچا۔ اور اسے کافی نقصان پہنچایا۔ ازیوم کے محاذ پر بھی جرمنوں نے حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھائی۔ کاکیشیا میں روسی کوبان کے دریائی مورچے پر حملے کرتے رہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ جرمنوں نے مشرق میں پونٹ ڈو فہس کے علاقہ جو ۳۵ میل لمبا مورچہ بنا لیا ہے۔ اتحادی فوجیں اس کا اچھی طرح کھوج نکال رہی ہیں۔ خیال ہے کہ دشمن یہاں مقابلہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ مورچہ انفیلاویل کے شہر کے سامنے اور اسکے نشیبی علاقہ میں ہے۔ وسطی علاقہ میں فرانسیسی فوجوں نے جبل منصور پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پونٹ ڈو فہس کا علاقہ بھی اتحادیوں کے قابو آگیا ہے۔ پہلی برطانی فوج مجز الباب کی طرف اور آگے بڑھ گئی ہے۔ جرمنوں نے میٹور اور مجز الباب کے علاقہ میں خندقیں کھود لی ہیں۔ اور یہاں زور کی لڑائی کا احتمال ہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ ٹیونیشیا سے محوری فوجوں کو نکالنے کے لئے سسلی اور اٹلی کی بندرگاہوں میں کشتیاں جمع کی جا رہی ہیں۔ رومیل سسلی کے دورہ کے بعد جرمنی گیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت خان شاکر